

سکون و اطمینان میسر نہ ہوا، مگر میری فطرت و طینت برمی نہیں۔ یا شعر گوئی کے کمالات کے لیے کسی سے اختلاف کی گنجائش نہیں۔ بہ این ہمہ جو کچھ ہوا، میں اس پر قانع ہوں اور شکر کا مقام ہے کہ کسی سے شکایت نہیں۔ میری قسمت ہی میں یہ لکھا تھا کہ کمالات کے باوجود زندگی اسی صورت سے گزرے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :-

”یہ شعر مصنف کی بلاغت کی سند اور استاد سی کی دستاویز ہے۔ جو لوگ محض غزل میں قافیہ سیمائی کیا کرتے ہیں، ان کی فکر کو ان مضامین عالیہ کی طرف رسائی ممکن نہیں۔ جس راہ پر وہ لگے ہوئے ہیں، وہ اس میدان سے کوسوں دور ہے۔ شیخ الرئیس لکھتا ہے کہ شعر کبھی فقط حیرت و تعجب پیدا کرنے کے لیے کہتے ہیں کبھی اغراض و معاملات کے لیے شعراے غزل گو کی شاعری پہلی قسم کی ہے کہ موسیقی و مصوری کی طرح اس کفایت بھی محض حفظ نفس و تنزیہ روح کے سوا اور کچھ ہو نہیں سکتی، لیکن دوسری قسم البتہ اہتمام و اعتناء کے قابل ہے۔ ہر ادیب و اہل قلم اس کا محتاج ہے۔“

۱۲۔ شرح : اسے غالب ! میں نے جو باتیں ادھر کہی ہیں، خدا گواہ ہے کہ ان میں سچا اور راستانہ ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں اور جھوٹ کی مجھے عادت نہیں یا سچ کہتا ہوں، کیوں کہ مجھے جھوٹ کی عادت نہیں۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ دوسرے مصرع میں کہ، ”یا بیان کے واسطے ہے یا توجیہ و تعلیل کے واسطے۔“ یا تو یہ مطلب ہے کہ جو کچھ کہ رہا ہوں، سچ کہ رہا ہوں جھوٹ کی مجھے عادت نہیں یا یہ بات سچ کہتا ہوں اور اس کی وجہ و علت یہ ہے کہ جھوٹ کی مجھے عادت نہیں :-

”گو حاصل دونوں صورتوں کا ایک ہی ہے۔ لیکن اتنا فرق ہے کہ پہلی

صورت میں بہ التزام مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ پھیر کا راستہ